بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳۰
خطبہ نمبر ۳۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۱ تبوک ۱۳۴۶ ہش ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۱۱

[redacted]

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک پاک تبدیلی نہ ہوگی اس وقت تک تمہاری قدر خدا کے نزدیک کچھ نہیں

اگر تم صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جاوے تقوےٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں۔ ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتتِ اعداء ہی نہیں بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ۔ بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خُلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۲۷-۱۲۸)

اخبار احمدیہ

—○ مورخہ ۲۴ ستمبر بروز اتوار تاروووال ضلع سیالکوٹ میں انصار اللہ کا ایک اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے علماء کرام بھی تشریف لے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کو خاص طور پر چاہیئے کہ اس اجتماع میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر بھی سنائی جائیں گی انشاء اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

—○ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے بڑے صاحبزادے مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر کی اہلیہ صاحبہ کا پچھلے دنوں کراچی میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ وہ اگرچہ ہسپتال سے گھر واپس آ گئی ہیں۔ لیکن زخم ابھی پورے طور پر مندمل نہیں ہوا۔ اور پٹی ہو رہی ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—○ مکرم قریشی محمد اکمل صاحب جنرل مرچنٹ گول بازار ربوہ قریباً ایک ہفتہ سے بیماری شدید درد گردہ بیمار ہیں۔ اور علاج کے لئے راولپنڈی چلے گئے ہیں۔ احباب اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (قاضی عبدالرحمٰن ربوہ)

—○ مکرم منظور احمد خان صاحب خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا اکلوتا فرزند بعمر ۲ سال ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور علاج معالجہ کے باوجود تا حال افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

داخلہ جامعہ احمدیہ

واقفین زندگی طلباء جو ۱۳ ستمبر ۱۹۶۷ء کے انٹرویو میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان کا آئندہ انٹرویو ۳۰ ستمبر ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ ساڑھے سات بجے صبح وکالت دیوان میں ہوگا۔ اس لئے وہ طلباء جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یا زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے میٹرک۔ ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس کر لیا ہے۔ یا ایم۔ اے فائنل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ ۳۰ ستمبر کو ساڑھے سات بجے حاضر ہوں۔ تا ان کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو لیا جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۷ء

خطبہ جمعہ

تمام احمدی جماعتیں اس بات کا انتظام کریں کہ ہر احمدی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے

قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہی اسلام ہے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام کے بعض ضروری امور اور تفصیلات حدیث اور فقہ سے معلوم ہوتی ہیں لیکن

اسلام کی اصولی تعلیم

قرآن کریم سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ اور اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو انسان کے ہر مقصد اور ہر دائرہ میں راہنمائی کرتا ہے۔ پس اسلام کو قبول کرنے کے معنے یہ ہیں کہ انسان اس کی راہنمائی اور ہدایت کو تلاش کرنے اور عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرے اور اسلام کے قبول کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان قرآن کریم کی ہدایات اور اس کی کامل تعلیم پر یقین اور ایمان رکھے۔ اسلام بے شک کامل مذہب ہے لیکن

اسلام کی زبان قرآن کریم ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ایک کامل نبی ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان قرآن کریم ہے۔ اللہ تعالےٰ بے شک ہر نقص سے پاک اور ہر خوبی کا جامع خدا ہے۔ لیکن اس کی زبان قرآن کریم ہے۔ اصولی تعلیم خدا تعالےٰ کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم کا ماخذ

فقہائے اسلام اور مفکرین اسلام

کے سوائے قرآن کریم کے اور کوئی نہ تھا۔ جو کچھ مفکرین اسلام نے بیان کیا ہے جو کچھ مجتہدین اسلام نے بیان کیا ہے جو کچھ فقہا اسلام نے بیان کیا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو کچھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر وہ واقعہ میں آپ تک پہنچ جائے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو کچھ خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگر واقعہ میں وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ ہاں جزئیات ایسی ہیں جو قرآن کریم نے ایسے الفاظ میں بیان نہیں کیں کہ انہیں ایک عام آدمی سمجھ سکے۔

الٰہی ارشاد اور وحی

میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ جزئیات ایسی ہیں کہ اصولی تعلیم میں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وحی جلی یا خفی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وہ بے شک قرآن کریم کی خفی تفسیر یا حاشیہ کہلا سکتی ہیں۔ لیکن وہ محض جزئیات ہیں

اصولی تعلیم قرآن کریم میں ہی ہے

لیکن بدقسمتی سے مسلمان قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے سے محروم ہیں۔ ہمارے ربوہ کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی ہیں۔ قادیان کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی تھیں تو افسوس کے ساتھ یہ بات معلوم ہوتی تھی اور معلوم ہوتی ہے کہ ان میں سے بعض دسویں جماعت تک بھی قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتے۔ اب یہاں کالج بنا ہے۔ اس میں بعض ایسی لڑکیاں آئی ہیں جنہیں سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بھی نہیں آتا۔ اگر یہ حالت ہے تو سوال یہ ہے کہ جب قرآن کریم سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ تو مذہب سے ان کا کیسے تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام قرآن کریم کا نام ہے۔ تم اسلام کی کوئی تعریف کرو۔ وہ ناقص ہوگی۔ حقیقی تعریف یہی ہے کہ

قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے

اس کے سوا جتنی باتیں بھی تم لاؤ گے وہ ایک دائرہ تو بنا دیں گی۔ مگر تفصیلی تعریف اسلام کی نہیں کریں گی۔ جیسے لوگ گر بنا لیتے ہیں۔ تجارت اور صنعت و حرفت والے بعض گر بتاتے ہیں۔ مگر یہ گر تفصیل کا قائمقام نہیں ہوتے مگر کسی کو مورخ یا حساب دان نہیں بنا سکتے۔ ایک مورخ کے لئے ضروری ہے کہ اسے تمام قسم کی ضروری تفصیلات یاد ہوں۔ ایک حساب دان کے لئے ضروری ہے کہ حساب کے متعلق اسے ہر قسم کے ضروری اصول یاد ہوں۔ اسی طرح ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اسے اسلام کے تمام ضروری اصول اور احکام یاد ہوں۔ محض یہ کہہ دینا کہ اسلام کی تعریف یہ ہے کہ کلمہ پڑھ لو۔ یہ اسلام کی مکمل تعریف نہیں۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ کلمہ شہادت اسلام کی تعریف ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ

کلمہ کے پیچھے جو حقیقت ہے

اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا اسلام ہے جب ہم کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے تو اس سے ہماری یہی مراد ہوتی ہے کہ عقائد کے متعلق جو تعلیم قرآن کریم نے دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا

اسلام کو مکمل کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو قرآن کریم لائے اور اس کی جو تشریح آپ نے فرمائی۔ جو شخص اس کے مطابق عمل کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اگر صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ دینے سے انسان مکمل مسلمان بن جاتا ہے۔ تو لا الٰہ الا اللہ منہ سے تو ہزاروں عیسائی بھی پڑھتے ہیں پس خالی

لا الٰہ الا اللہ

سے کیا بنتا ہے۔ پس حقیقتاً جو اسلام ہے وہ قرآن کریم پر ایمان اور عمل ہے کلمہ سے ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور عمل سے بھی ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گویا نہ صرف لفظی توحید سے انسان مسلمان ہوتا ہے۔ اور نہ

قرآن کریم کے تمام احکام

پر عمل کرنے سے انسان لازماً مسلمان ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کے بعض احکام اس کے لئے ضروری نہ ہوں۔ مثلاً زکوٰۃ ہے۔ ایسے بھی مسلمان ہیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ حج ہے وہ ہر مسلمان کے لئے ضروری نہیں۔ حج صرف

صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔

پھر اس قسم کی لاکھوں جزئیات ہو سکتی ہیں جن پر کسی انسان کا علم حاوی نہیں ہو سکتا تو پھر کیا ایسا انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ پس علم توحید کا اصول علم جس کے ساتھ انسان مسلمان ہوتا ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا۔ علمِ توحید کا اصولی علم قرآن کریم سے حاصل ہوتا ہے اور وہ عملی اصول جن سے ایمان اور اسلام مکمل ہوتا ہے محمد رسول اللہ کہنے سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ وہ قرآن کریم کی تعلیم میں ہیں اور قرآن کریم پڑھنے سے آتے ہیں بغیر قرآن کریم پڑھے اور اس کا مطلب سمجھے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا یا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا ایک گر تو ہے یہ ایک منتر تو ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں جان تب پڑتی ہے جب اس میں قرآن کریم ڈالا جائے اور جب اس میں قرآن کریم ڈالا جائے تو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی زندہ ہو جاتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کریم کے پڑھے بغیر اسلام قطعی طور پر نہیں آ سکتا افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے افراد بھی جنہیں اصلاح کا دعوٰے ہے۔ قرآن کریم پوری طرح نہیں جانتے۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ قرآن کریم کے الفاظ تو پڑھتے ہیں ترجمہ نہیں پڑھتے۔ پھر اس سے بھی بڑی مصیبت یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں، قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھنا چاہیئے حالانکہ اگر ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالی جائے تو انسان سو فیصدی نہیں تو ۶۰ فیصدی تو مسلمان ہو جائے اور یہ بہتر ہے کہ انسان ۶۰ فیصدی مسلمان ہو یا یہ بہتر ہے کہ اس میں ایک فیصدی بھی ایمان نہ ہو۔ پس جماعت میں یہ عادت ڈالی جائے کہ قرآن کریم پڑھو تو ترجمہ بھی پڑھو۔ اگر یہ عادت ڈال دی جائے تو یقیناً لوگوں کے اندر

اسلام کی صحیح رُوح

پیدا ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص عربی نہیں جانتا وہ قرآن کریم نہیں سمجھ سکتا کیونکہ انسانی عادت ہے کہ کوئی بات اس کی زبان میں ہو تو وہ فوراً سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن وہی بات دوسری زبان میں ہو تو اسے پہلے اپنے ذہن میں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے اور پھر کہیں جا کر عبارت کا مفہوم اس کے ذہن میں آتا ہے۔ پس جب ہم قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھیں گے تو عبارت کا مفہوم ہماری سمجھ میں آجائے گا بشرطیکہ ترجمہ ایسا ہو جس سے مفہوم سمجھ میں آجائے۔ اس قسم کا ترجمہ نہ ہو کہ "شک نہیں ہے کوئی بیچ اس کتاب کے" "بیچ اس کتاب کے" کہنے سے ہم مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ "اس کتاب میں کوئی شک والی بات نہیں ہے"۔ اس سے مفہوم ہمارے ذہن میں آجاتا ہے۔ جو شخص "بیچ اس کتاب کے" کہے گا وہ "بیچ اس کتاب" میں ہی پڑا رہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے معنے جو شخص یہ کرے گا کہ اللہ جو تمام جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ وہی سب تعریفوں کا مستحق ہے تو سب مفہوم سمجھ لیں گے۔ لیکن اگر کوئی یہ ترجمہ کرے کہ سب تعریف واسطے اس خدا کے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا۔ تو اس کا مفہوم جلد ذہن میں نہیں آئے گا۔

یہ سب حماقتیں ہیں

جن سے بچنا چاہیئے۔ ہر ایک چیز جب اپنی حد سے گزر جاتی ہے تو حماقت بن جاتی ہے مثلاً نیت کو ہی لے لو۔ نماز کے لئے نیت باندھنا ضروری ہے۔ مقلدین اور غیر مقلدین سب کا اس پر اتفاق ہے۔ امام بخاریؒ جو غیر مقلدین کے سردار ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب بخاری شروع کی تو اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی حدیث سے کی۔ مقلدوں نے بھی کہا ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو چار رکعت نماز ظہر کی یا دو رکعت نماز جمعہ کی ذہن میں لاؤ تا تمہارا ذہن عبادت کے ساتھ چلنے کے لئے تیار رہے۔ غرض نیت انسان کے اندر بڑا بھاری تغیر پیدا کرتی ہے۔ نیت کو اڑا دیں تو ہمارا عمل یقیناً کمزور پڑ جاتا ہے لیکن نیت پر غیر معمولی زور بھی درست نہیں ہو سکتا۔ نیت پر بھی غیر معمولی زور دیں تو یہ حماقت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ ہم اگر اسلام اور قرآن کریم کو سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس ذریعہ کو اختیار کرنا چاہیئے جو اس کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ ہمیں

وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے

جس سے اس کے معنے ہماری سمجھ میں آجائیں ورنہ اگر ہم وہ ذریعہ اور طریق چھوڑ دیں گے تو لازمی بات ہے کہ ہم صحیح مفہوم سمجھنے پر قادر نہیں ہوں گے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کے ترجمہ کو ضروری قرار دے بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت کے افراد یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے کسی ایسے لڑکے کو اپنی لڑکی نہیں دینی جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو یا ہم فلاں لڑکی اپنے لڑکے کے لئے نہیں لیں گے کیونکہ وہ قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اس طرح ایک بھاری تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ اب بھی اگر پوچھا جائے کہ کتنے نوجوان قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں تو مجھے شبہ ہے کہ نصف کے قریب ایسے نوجوان یہاں بھی ہوں گے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے اور اس کی ساری ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جنہوں نے قرآن کریم کے الفاظ پر اتنا غیر ضروری زور دیا جیسے اس لطیفہ والے کے متعلق

مشہور ہے

جو نماز سے پہلے چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے کہنا ضروری سمجھتا تھا۔ احادیث میں بھی آتا ہے کہ نماز کے لئے نیت ضروری ہے اس سے ذہن عبادت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے لیکن اس شخص نے اس چیز کو حماقت کی حد تک پہنچا دیا تھا۔ وہ جب "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" کہتا تھا۔ تو بعض دفعہ وہ کسی صف میں ہوتا اور بعض دفعہ کسی صف میں۔ بعض دفعہ وہ پہلی صف میں ہوتا اور بعض دفعہ وہ دوسری یا تیسری صف میں ہوتا۔ جب وہ تیسری صف میں ہوتا اور نماز سے قبل نیت باندھتا کہ "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" تو اسے خیال آتا کہ میرے آگے تو ایک اور صف بھی ہے اس لئے میری نیت درست نہیں۔ اس پر وہ صف چیر کر ایک صف آگے آجاتا۔ اور پھر کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال کرتا کہ ابھی اس کے آگے اور لوگ ہیں اس لئے اس کی نیت ٹھیک نہیں ہے اس پر وہ صف چیر کر پہلی صف میں امام کے پیچھے آجاتا اور سمجھتا کہ اب اس کی نیت ٹھیک ہو گی اور وہ کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال آجاتا کہ پتہ نہیں ان الفاظ کا اشارہ امام کی طرف ہے یا میری انگلی دائیں بائیں ہو گئی ہے اس پر وہ امام کی طرف ہاتھ بڑھا کر انگلی سے اشارہ کرتا اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال کرتا کہ شاید اشارہ ٹھیک طرح نہ ہوا ہو۔ صرف کپڑوں کی طرف اشارہ ہوا ہو۔ اس پر وہ انگلی امام کے جسم میں چبھوتا۔ اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ سمجھتا کہ شاید انگلی پوری طرح امام کے جسم کو نہیں چھوتی۔ اس پر وہ امام کو زور سے انگلی مارتا اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" اس طرح وہ اپنی نماز بھی خراب کر دیتا اور امام کی بھی تو یہ حد سے آگے نکل کے جانے والی بات ہے۔ بے شک

قرآن کریم سمجھنا ضروری ہے

مگر جو شخص قرآن کریم نہیں سمجھتا اسے قرآن کریم کے ترجمہ سے محروم تو نہ کرو۔ میرے نزدیک علماء نے یہ بہت بڑی غلطی کی کہ انہوں نے ترجمہ کو بالکل گرا دیا حالانکہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ کا جاننا ضروری ہے۔ عربی جاننا ناممکن امر نہیں۔ لیکن فی الحال جہاں تک ہمیں ذرائع حاصل ہیں۔ اگر سارے مسلمان بھی عربی بولنے لگ جائیں تو

ہمارا تجربہ یہی ہے

کہ ابتدائی زبان کا جاننا مفہوم کو اتنا قریب نہیں کرتا کہ انسان بولتے ہی مفہوم سمجھ جائے۔ بہت کم آدمی ایسے ملیں گے جو مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بولنے سے اس کا مفہوم سمجھ جائیں۔ پورا مفہوم سمجھنے کے لئے انہیں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے جس طرح ہم کسی بات کا مفہوم اردو میں سمجھ سکتے ہیں۔ غیر زبان میں نہیں سمجھ سکتے۔ ایک عرب الحمد للہ رب العالمین کہے گا تو فوراً اس کے ذہن میں اس کا مفہوم آجائے گا لیکن پاکستانی خواہ عربی بولنا جانتے بھی ہوں اس کا مفہوم فوراً نہیں سمجھ سکیں گے۔ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کے لئے اس کا ترجمہ کرنا پڑے گا۔ الا ماشاء اللہ۔ جو شخص عربی زبان پر قادر ہو جائے وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن یہ مہارت کافی مشق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی حال باقی زبانوں کا ہے۔ اگر تم

انگریزی بولنے کی عادت

ڈالو گے تو تمہیں فقرے کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اس لئے کہ انگریزی زبان سیکھنے میں ترجمہ کی عادت نہیں ڈالی جاتی عربی میں اس خیال سے کہ قرآن کریم آجائے۔ شروع سے ترجمہ کی عادت ڈالی جاتی ہے اور بعد میں اس سے ہٹانا مشکل ہوتا ہے اب تو یہ زمانہ آگیا ہے کہ

استادوں کی توجہ

اس طرف سے ہٹ گئی ہے کہ بچہ کو الف' زیر' زبر' ساکن پڑھایا جائے۔ لیکن پہلے

بچے کو اس طرح پڑھنے کی عادت ڈالی جاتی تھی۔ پس جماعت کو

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف

توجہ کرنی چاہیئے۔ الفاظ کا ترجمہ کرنا چاہیئے مرکبہ فقرات کا ترجمہ کرنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ اس طرح مفہوم کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ انگریزی میں الفاظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے عبارت کا نہیں اس لئے انگریزی عبارت کا مفہوم سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ اگر عبارت کا ترجمہ کرنے کی عادت ڈالی جائے گی تو زبان نہیں آئے گی۔ مثلاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

کا ترجمہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ال۔ حمد۔ للّٰہ رب اور العالمین کا ترجمہ سیکھیں تو پھر مفہوم صحیح طور پر سمجھ میں آجاتا ہے مگر محض اس لئے کہ عبارت کا ترجمہ کرنے کی ابتداء سے ہی عادت ڈال دی جاتی ہے۔ عبارت کا مفہوم وہ لوگ بھی نہیں سمجھ سکتے جو ابتدائی زبان جانتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی جب تک ٹھہر ٹھہر کر نہ پڑھیں عبارت کا مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی ترجمہ پڑھنا مفید ہو گا۔ اگر آٹھ نو رکوع کے الفاظ پڑھ لئے جائیں اور پھر اس کا ترجمہ پڑھ لیا جائے تو یہ عمل زیادہ بہتر ہوگا بجائے اس کے کہ ہم عبارت کے ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے جائیں۔ باقی جو لوگ

عربی زبان پر قادر

ہو جاتے ہیں وہ عربی میں ہی سوچنے اور غور کرنے لگ جاتے ہیں۔ میں ان کا ذکر نہیں کرتا میں صرف ان لوگوں کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے عربی زبان پوری طرح نہ پڑھی ہو صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہو ایسے لوگوں کے لئے اردو کا ترجمہ پڑھنا ضروری ہے۔ پس جماعت میں قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

ہر شخص جو اردو پڑھ سکتا ہے

اس سے پوچھو کہ کیا وہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھتا ہے۔ اگر نہیں تو اسے اس طرف توجہ دلاؤ۔ عربی الفاظ کی تلاوت بھی ضرور کرو مگر اس طرح کہ ایک ربع پڑھ لیا اور پھر اس کا ترجمہ اردو میں پڑھ لیا۔ عربی اس لئے پڑھنی چاہیئے تا متن محفوظ رہے۔ جو لوگ کتاب کی زبان کو بھول جاتے ہیں وہ لوگ تحریف سے واقف ہونے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص عربی عبادت نہ بھی جانے صرف ترجمہ پڑھتا ہو تو بھی عربی عبارت بار بار پڑھنے سے اسے ایسا ملکہ ہو جائے گا کہ جب کوئی شخص اس کے سامنے غلط مفہوم بیان کرے گا تو وہ کہہ دے گا یہ بات غلط ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آئے گا۔ پس عربی کے الفاظ بھی پڑھنے چاہئیں تا تحریف کی نگرانی ہو سکے۔ لیکن جو لوگ قرآن کریم کو عربی میں نہیں سمجھ سکتے انہیں ترجمہ کے فائدہ سے محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔

پس ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

محکمہ تعلیم اور لوکل انجمن

بھی اس بات کا انتظام کرے اور پھر اس کی نگرانی کرے۔ ہر گھر میں دیکھا جائے کہ آیا اس میں ترجمہ والا قرآن کریم ہے اور پھر گھر والوں کو کہا جائے کہ وہ ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالیں اور جو شخص بالکل نہیں پڑھ سکتا اسے مجبور کیا جائے کہ وہ کسی دوسرے سے ترجمہ سنے ربوہ میں تو یہ سہولت ہے کہ ہر گھر میں اوّل تو مرد اور عورت دونوں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے جانتے ہیں ورنہ بیوی نہیں جانتی تو خاوند پڑھنا جانتا ہے۔ خاوند نہیں جانتا تو بیوی جانتی ہے۔ اگر دونوں نہیں جانتے تو کوئی نہ کوئی لڑکا یا لڑکی جانتی ہے۔ ہزاروں ہزار گھروں میں سے شائد کوئی گھر ایسا ہو جس میں کوئی ترجمہ پڑھنے والا نہ ہو۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ربوہ میں سب لوگ آسانی کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ نہ پڑھ سکیں۔ عید الفطر اور بعض دوسری تقاریب پر غرباء کو کپڑوں وغیرہ کے لئے روپیہ دیا جاتا ہے کیا وجہ ہے کہ انہیں قرآن کریم خرید کر نہ دیا جائے۔ آخر ہر سال ہزاروں روپیہ غرباء کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اگر انہیں خود احساس نہیں تو اسی مد سے

قرآن کریم با ترجمہ خرید کر

دینے کے لئے کچھ رقم کاٹ لو اور اس سے انہیں قرآن کریم خرید کر دے دو۔ اگر اس کے نتیجہ میں انہیں اخراجات میں تنگی محسوس ہو تو اس کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہو گی۔

پس ہر گھر کی نگرانی کرو اور ان سے کہو کہ وہ ترجمہ قرآن کریم پڑھیں۔ اگر تم ایسا کرنے لگ جاؤ گے تو یقیناً تم اپنے عمل میں بھی تغیر محسوس کرو گے ...

پس ترجمہ والا قرآن کریم ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے پھر ہر شخص کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سنے۔ اس طرح ہر ایک کے دل میں یہ شوق پیدا ہو جائے گا کہ وہ عربی سیکھے اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے ......

جب کوئی شخص ترجمہ پڑھے گا تو وہ عربی الفاظ کے معنے سیکھنے کی کوشش بھی کرے گا اس طرح اس کی تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ایک عام عربی دان اور ایک عام مولوی کے لئے بھی زیادہ فائدہ بخش یہی چیز ہے کہ وہ ترجمہ پڑھے کیونکہ اپنی زبان میں جس طرح مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے دوسری زبان میں نہیں آتا۔ چند دن بھی ایسا کرو تو تم دیکھو گے کہ تمہیں اتنا دین آجائے گا جو تمہیں بیسیوں سال میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے نہیں کہ تمہاری عربی ناقص تھی بلکہ اس لئے کہ تمہیں اس میں سوچنے کی مشق نہ تھی۔

(المصلح ۱۳ر نومبر ۱۹۵۳ء)

نقد و تبصرہ

حَدِيْقَةُ الصَّالِحِيْن

— مؤلف: ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ — ناشر: شعبہ اشاعت وقف جدید ربوہ — کاغذ: سفید۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ مجلّد۔ پلاسٹک کا گرد پوش — مطبوعہ: آرٹ پریس انارکلی۔ لاہور۔

ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب احادیث نبویؐ کا ایک نہایت کارآمد اور مفید مجموعہ ہے جس میں تقریباً وہ تمام احادیث جمع کر دی گئی ہیں جو انسان کے دینی اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں سے قریب کا تعلق رکھتی ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے احادیث نبویؐ کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے اور آپؐ کی نسبت شہادت دی ہے کہ "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"۔ احادیث کیا ہیں آپؐ کی عملی زندگی اور آپ کے اقوال کا ایک جواہرات کا خزانہ۔

احادیث کا ذخیرہ بہت بڑا ہے اور ہر طالب کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اس ذخیرے پر عبور حاصل کر سکے اس لئے بعض علماء نے اپنی اپنی پسند کے مطابق چیدہ چیدہ احادیث کے مجموعے شائع کئے ہیں۔ موجودہ کتاب بھی ان میں سے ایک ہے جو مفتی سلسلہ مکرم ملک سیف الرحمان صاحب کی محنت اور کاوش کا نتیجہ ہے۔ اس مجموعہ کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ایک خاص نظم کے ساتھ ایسی احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جو کسی نہ کسی طرح سے ایک مسلمان کی روزمرہ اور تبلیغی سرگرمیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

شروع کتاب میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف سے پیش لفظ اور مؤلف کی طرف سے احادیث کی اہمیت پر مبنی پُر معلومات اور مفید دیباچے ہیں۔ ہر حدیث کا متن مع روایت اور اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

مجموعہ میں کل ۶۱۰ احادیث ہیں۔ کتابت بڑی تقطیع پر ہے اور اپنی افادیت کے لحاظ سے ایسی ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں اس کا موجود رہنا بڑا مفید ہو گا۔ مبلغینِ اسلام اور دیگر علم دوست احباب بھی اس سے بڑی حد تک مستفید ہو سکتے ہیں۔ شعبۂ اشاعت وقف جدید ربوہ اور دیگر کتب فروشوں سے مل سکتی ہے +

ناظمین مال خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارا سالانہ اجتماع منعقد ہونے میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ مجالس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال بجٹ کے پچاس فیصدی بھی کم مرکز میں پہنچا ہے۔ لہذا ناظمین مال سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس کا چندہ سالانہ اجتماع فوراً مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرآن مجید کے حقائق

قرآن کریم میں جنوں کا ذکر

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ (نمل)

اور ایک دفعہ حضرت سلیمانؑ کے سامنے جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے اس کے لشکر ترتیب وار اکٹھے کئے گئے۔ پھر ان کو کوچ کا حکم ملا۔

کنعان کے اردگرد ایک زبردست قوم بستی تھی۔ جن کے قد لمبے تھے اور وہ طاقتور اور جسیم تھے۔ اس قوم کو "عمالیق" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ لوگ پہاڑوں میں رہتے تھے اور چھپ چھپ کر گزارا کرتے تھے اور موقعہ ملنے پر یہود پر بہت ظلم اور سختیاں کیا کرتے تھے۔ ان میں بت پرستی کا رواج تھا اور یہ دیوتاؤں اور دیویوں کی پرستش کرتے تھے ان کو یہودی لوگ جن کہا کرتے تھے۔

اس قسم کے محاورات ہر زبان میں استعمال ہوتے ہیں عربی میں بدوی اور حضری کے الفاظ عام استعمال ہوتے ہیں انہی الفاظ کی طرح جن اور انس کا لفظ ہے جن کے معنے چھپے ہوئے کے ہیں۔ اور انس جو چیز نظر آئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جو لوگ پہاڑوں میں رہتے تھے اور پتھر کاٹنے کا کام کرتے تھے ان کو جبلین کہا ہے اور ان کو قرآن مجید نے "جن" کے لفظ سے موسوم کیا ہے۔

ا۔ سلاطین ۹/۱۸ میں ہے۔

"اور سلیمان کے معماروں اور حیرام کے معماروں اور جبلیوں نے ان کو تراشا اور گھر کی تعمیر کے لئے لکڑی اور پتھروں کو تیار کیا"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی یہاں جن سے مراد سرکش، طاقتور اور پہاڑی لوگوں کے معانی کئے ہیں۔

حضرت سلیمان اور وادیٔ نمل

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔ (نمل)

یعنی یہاں تک کہ وہ وادی نملہ میں پہنچے تو نملہ میں سے ایک شخص نے کہا! اے نملہ قوم اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہارے حالات کو نہ جانتے ہوئے تمہیں پیروں کے نیچے مسل دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تفسیر صغیر میں فرماتے ہیں :۔

"وادی نمل ساحل سمندر پر یروشلم کے مقابل پر یا اس کے قریب دمشق سے حجاز کی طرف آتے ہوئے ایک بیچ میں کی وادی ہے جسے استعارۃً "وادی نمل" کہتے ہیں۔ اندازاً دمشق سے سو میل نیچے کی طرف واقع ہے۔ ان علاقوں میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت عرب اور مدین کے قبائل بستے تھے۔ (دیکھو نقشہ فلسطین شام بعہد قدیم و جدید و نیلسنز انسائیکلو پیڈیا) اور نملہ ایک قوم تھی۔ جو وہاں رہتی تھی۔ اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قوم جان بوجھ کر کسی کو نقصان نہیں پہنچاتی تھی بلکہ اگر اس کو پتہ لگ جاتا کہ کوئی قوم کمزور ہے تو اس کو بچانے کی کوشش کرتی تھی۔"

نمل کے معنے عربی میں چیونٹی کے بھی ہیں جس کی وجہ سے بعض مفسرین نے اس کے معنے چیونٹی کے ہی کئے ہیں کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر ان کے سوراخوں کے قریب پہنچا تو وہ دوڑ کر سوراخوں میں گھس گئیں جیسا کہ بعض تفسیروں میں یہ بیان کیا گیا ہے

"یہ چیونٹیوں کا میدان ملک شام میں تھا۔ چیونٹیوں کی سمجھداری کی بات سے سلیمان علیہ السلام کو تعجب ہوا۔ اس لئے ان کو ہنسی آگئی۔"

تفسیر الدر المنثور جلد ۵ صفحہ ۱۰۴ میں لکھا ہے

"انہ واد بارض شام یعنی کہ شام کے ملک میں ایک وادی ہے۔"

دنیا کی قوموں کے ناموں پر غور کرنے سے یہ حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ نملہ ہی صرف ایسا نام نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ شبہ ہو کہ اس سے مراد شائد چیونٹیاں ہوں۔ بلکہ اس کے علاوہ تقریباً تمام اقوام میں ایسے عجیب اور دلچسپ نام ہیں جن کے معانی کرنے سے عجیب عجیب خیالات ذہن میں آجانے چاہئیں۔ لیکن ان کے معانی کبھی ایسے نہیں کئے گئے مثلاً جب ہملے سامنے اسد اور کلب (جن کے معنے بالترتیب شیر اور کتے کے ہیں) کا ذکر قبائل عرب میں پڑھتے ہیں تو اس وقت ان سے شیر اور کتا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان سے مراد عرب کے وہ قبائل ہی لیتے ہیں جن کے نام اسد اور کلب تھے۔ ہندوستان میں ایک قبیلہ "ناگ بنسی" ہے جس کے معنے سانپ کے ہیں۔ لیکن ہمیشہ اس سے مراد وہ قبیلہ ہی لیا جاتا ہے ایسا ہی نمل ایک قبیلہ کا نام ہے نہ کہ چیونٹیاں۔

(ملک رفیق احمد۔ ربوہ)

خدا کے عجیب بندے

علم ہے علم ماورا ان کا
حسن ہے حسنِ پارسا ان کا
عشق ہے عشق باخدا ان کا
اے خدا یہ عجیب بندے ہیں

زہد کی بات کیا سناتے ہیں
مسکرا کر کبھی ہنساتے ہیں
اور کبھی یہ بہت رلاتے ہیں
اے خدا یہ عجیب بندے ہیں

اک پیامِ نگار دیتے ہیں
مژدۂ نوبہار دیتے ہیں
زندگی کو نکھار دیتے ہیں
اے خدا یہ عجیب بندے ہیں

لا جرم یہ ضرور پیتے ہیں
لا جرم بشعور پیتے ہیں
اک شراب طہور پیتے ہیں
اے خدا یہ عجیب بندے ہیں

اے خدا دیجیو جزا ان کو!
دیجیو جنتِ رضا ان کو

(امین اللہ خان سالک)

احادیث النبیؐ

اطاعتِ امام

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَ نَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَ يُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَّ نَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ وَ قَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرٰى اَنْ يُّصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا۔

(ترجمہ) ابو عبداللہ نے کہا محمد بن یوسف کہتے تھے اور اوزاعی نے ہم سے بیان کیا۔ کہا۔ زہری نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے حُمید بن عبدالرحمٰن سے۔ حُمید نے عبداللہ بن عدی بن خیار سے روایت کی کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ تو مسلمانوں کے امام ہیں اور جو مصیبت آپ پر آپڑی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں اور فتنہ کا سرغنہ ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور یہ ہم پر شاق ہے۔ تو انہوں نے کہا نماز ہی سب سے بہتر عمل ہے جو لوگ کرتے ہیں۔ اس لئے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ اچھا کام کرو۔ اور جب وہ بُرا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو اور زبیدی نے کہا زہری کہتے تھے کہ ہماری رائے نہیں کہ ہیجڑے کے پیچھے نماز پڑھی جائے سوائے اس کے کہ کوئی ایسی مجبوری ہو کہ جس سے کوئی چارہ نہیں۔

(تشریح) سوال اٹھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص امامت کرتا ہو جو جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہا ہے یا کسی بدعت کا موجد ہے تو کیا اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس مسئلہ میں بھی دو رائیں ہیں۔ ان میں سے ایک حسن بصریؒ کی رائے ہے جس کی تائید حضرت عثمانؓ کے عمل و قول سے ہوتی ہے اور ایک امام زہریؒ کی۔ ان کی رائے میں ہیجڑے کے پیچھے نماز جائز نہیں جو اس وجہ سے فتنہ کا موجب بن سکتا ہے کہ وہ جنس لطیف کی صورت و شکل رکھتا ہے۔ یہ دونوں نقطہ خیال افراط و تفریط کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں امام بخاریؒ نے ایک لطیف فیصلہ فرمایا ہے اور وہ یہ کہ حضرت عثمانؓ نے جو خلیفۂ وقت تھے عبیداللہ بن عدی بن خیار کو اجازت دی تھی کہ وہ نماز باغی امام کے پیچھے پڑھتے رہیں۔ ان کی یہ نماز جائز و مقبول ہے اس وجہ سے کہ وہ امام وقت کی اطاعت میں پڑھی گئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اِسْمَعْ وَ اَطِعْ وَ لَوْ لِحَبَشِيٍّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ سے یہی مراد ہے کہ اگر خلیفۂ وقت کی ممانعت ہوتی تو اس صورت میں اقتداء قطعاً جائز نہ ہوتی۔ مقتدی خود اپنی مرضی سے امام جماعت کے پیچھے نماز پڑھنا نہ چھوڑیں۔ خواہ ان کی رائے کیسی ہی مخالف کیوں نہ ہو۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کو اموال وغیرہ امور میں حضرت معاویہؓ سے اختلاف رائے ہوا۔ اور جب نہ سمجھے تو وہ مدینہ بھیجے گئے۔ حضرت عثمانؓ کے سمجھانے پر بھی نہ سمجھے تو انہوں نے خلیفۂ وقت سے اجازت لی کہ ربذہ مقام کو چلے جائیں۔ انہیں یاد آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا کہ جب سلع پہاڑ تک مدینہ پھیل جائے تو پھر مدینہ میں نہ رہنا۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں اجازت دی اور کہا کہ مدینہ میں وقتاً فوقتاً آتے رہنا جس کی انہوں نے تعمیل کی۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ باوجود اختلاف رکھتے ہوئے انہوں نے اطاعت سے سر نہ پھیرا۔ لیکن جب امام وقت کسی کی اقتداء سے ممانعت فرماوے تو وہ امام خواہ کیسا ہی مدعیٔ اسلام ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اگر خلیفہ وقت اس امام کے خلاف جہاد کا بھی حکم دے تو مقتدیوں پر اس سے جہاد فرض ہو جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ کے عہدِ خلافت میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ مسلمانوں کے شدید تفرقہ کے زمانہ میں ایک امام کے مبعوث ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے جو حَکَم عَدَل کے لقب سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ اس کا فیصلہ ناطق اور اس کی اتباع لازمی ہوگی کیونکہ اس کی اتباع کے بغیر مسلمانوں کے درمیان تفرقہ مٹنے کی کوئی اور صورت نہیں۔ وہ حَکَم آکر ہر فرقہ کی مرضی کے مطابق یہ فیصلہ نہیں کرے گا کہ وہ سب مسلمان ہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس صریح فتویٰ کا اعلان کرے گا کہ كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً۔ آگ سے نجات پانے والا گروہ وہی ہوگا جو اپنی خواہشات کی اتباع چھوڑ کر اس حَکَم عَدَل کی آواز پر لبیک کہے گا اور امام کی اس اطاعت و اتباع کی وجہ سے جماعت کی تعریف میں شامل ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلَا وَ هِيَ الْجَمَاعَةُ فرماکر اس ناجی فرقہ کو اس مبارک نام سے یاد فرمایا ہے۔ غرض اسلام نے امام جماعت کی مبارک شخصیت کو افراد کے رحم پر نہیں چھوڑا ورنہ روزانہ امام معطل ہوتے رہتے اور افراد کی باغیانہ طبیعت ہر روز ایک نیا امام اپنے لئے تجویز کرتی۔ اسی لئے اسلامی جماعتوں کو تفرقہ اور فتنہ و فساد سے باز رکھنے کے لئے تمام ائمہ مساجد بھی امام الوقت کے تحت رکھے گئے ہیں۔

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَ عَلَيْهِمْ۔

(ترجمہ) فضل بن سہل نے ہم سے بیان کیا۔ کہا حسن بن موسیٰ الاشیب نے ہم سے بیان کیا۔ کہا۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ہم سے بیان کیا انہوں نے زید بن اسلم سے۔ زید نے عطاء بن یسار سے۔ عطاء نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ امام) تم کو نماز پڑھاتے ہیں۔ اگر ٹھیک پڑھیں تو تمہیں ثواب ہوگا اور اگر غلطی کریں گے تو بھی تمہیں ثواب ہوگا اور ان کو وبال۔

(تشریح) اگر کسی وجہ سے امام کی نماز ناقص ہو تو کیا مقتدیوں کی نماز بھی بسبب اس نقص کے فاسد ہو گی۔ امام کی نماز میں نقص پیدا ہونے کا فیصلہ شریعت نے امام پر چھوڑا ہے نہ کہ مقتدیوں پر۔ مقتدیوں کے سمجھنے اور کہنے کے باوجود اگر وہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس میں نقص پیدا نہیں ہوا تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اقتداء کریں۔ حدثِ اصغر (یعنی خروجِ ریح و بول و براز) سے وضو ٹوٹنے پر سب کا اتفاق ہے کہ امام نماز توڑ دے مقتدی نماز پڑھتے رہیں ان کی نماز درست ہوگی۔ اور امام نماز دوبارہ پڑھے۔ حدثِ اکبر (جنابت) سے متعلق تین مذہب ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز درست نہیں امام مالکؒ کے نزدیک درست ہے جبکہ وہ بھول جائے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق درست ہے خواہ امام بھولے یا اسے یاد ہو۔ وَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَ لَهُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَ عَلَيْهِمْ۔ اگر ائمہ راستی پر ہوئے تو اس کا ثواب تم کو اور انہیں ہوگا۔ اور اگر انہوں نے خطا کی تو تمہیں ثواب اور ان پر وبال۔ ایسے امور میں یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ آیا امام عمداً غلطی پر اصرار کر رہا ہے یا بھول کر۔ اور احتیاط اسی بات میں ہے کہ مقتدیوں کو امام کے برخلاف بدظنیوں اور فتنہ و فساد کا موقعہ نہ دیا جائے۔ ایسے امور میں شریعت کے فتویٰ کی بنیاد ظاہری حالات پر رکھنا مناسب ہے۔ اس میں کسی کو بھی کلام نہیں کہ امام و مقتدی کی معنویات کے درمیان ایک صحیح رابطہ کی ضرورت ہے۔ جس سے ان کی معنویات ایک دوسرے سے متاثر ہوتی ہیں۔ اسلام امامت کا نصب العین ان الفاظ میں قرار دیتا ہے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (الفرقان: ۷۵) اے ہمارے رب ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ یعنی ہمیں تقوٰے کے اعلیٰ مقام پر رکھیو۔ متقیوں کا امام تقویٰ میں بھی ان کا امام ہونا چاہیئے۔ یہ وہ مقصد اعلیٰ ہے جس کے حاصل کرنے کے لئے امام کو دعا مانگنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مقتدیوں کا کام نہیں کہ وہ امام کے تقوٰے کو اپنی جرح و قدح اور بحث و تمحیص کا موضوع بنائیں۔ ان کا کام شریعتِ حقہ میں اس کی اقتداء کرنا ہے۔ یہ مفہوم ہے مذکورہ بالا ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ اور اس ہدایت کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آگیا ہے اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہیں لیکن ابھی تک مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ تمام مجالس سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ہر مجلس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی ستمبر میں ہو جانی چاہیئے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ

اہلِ طائف کے ظلم و ستم

آنحضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبلغ اعظم کی تبلیغ قریش کی ضد دم بدم ترقی کرتی ہی گئی۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شعب ابی طالب ہی کے زمانہ سے قریش کے علاوہ باہر کے لوگوں میں بھی جبکہ وہ مکہ مکرمہ آتے تھے تبلیغ کا کام شروع کر دیا تھا اس وجہ سے بھی قریش بھڑک اٹھے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ کے رہنے والوں کو حد سے زیادہ سخت اور اسلام سے متنفر دیکھکر طائف والوں کو تبلیغ کرنے کا ارادہ فرما چکے تھے طائف مکہ مکرمہ سے تین منزل یعنی ۶۰ میل کے فاصلہ پر ایک شہر تھا۔ وہاں قبیلہ ثقیف آباد تھا۔ جو لات کی پوجا کرتا تھا۔ وہاں "لات" کا مندر تھا۔ اور سارا شہر اسی مندر میں لات کی پوجا کیا کرتا تھا۔ ۱۰ ہجری شوال کے مہینے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات کے ایک مہینہ بعد آپ حضرت زیدؓ بن حارثؓ کو ہمراہ لے کر پیدل طائف میں پہنچے۔ وہاں پہنچنے سے پہلے راستہ میں اوّل قبیلہ بنو بکر میں تشریف لے گئے۔ ان کو بھی تنگ دلی میں قریش کا ہم پلہ پایا۔ پھر طائف میں تشریف لے گئے۔ طائف میں داخل ہو کر اوّل آپ وہاں کے رؤساء سے ملے طائف کے سرداروں میں عبد یالیل بن عمرو اور اسکے دونوں بھائی مسعود و حبیب سب سے زیادہ باثر اور بنی ثقیف کے رئیس سمجھے جاتے تھے۔ آپؐ تینوں سے ملے اور اسلام کی طرف بڑی محبت اور معقول اور برمحل گفتگو سے دعوت دی۔ یہ بڑے مغرور اور متکبر تھے ایک نے کہا کیا خداوند تعالیٰ کو کوئی اور آدمی نہ ملا جو تجھ کو رسول بنایا تو یوں ہی پیدل جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے (نعوذ باللہ) دوسرے نے ناک چڑھا کر کلے پھلا کر اور منہ بنا کر کہا اگر خداوند تعالیٰ تجھ کو اپنا رسول بناتا تو یوں ہمارے پاس نہ آتا۔ تیسرا منہ چڑا کر بولا میں تجھ سے کلام کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اگر تو اپنے قول کے مطابق خداوند تعالیٰ کا رسول ہے تو تیرے کلام کا رد کرنا خطرناک ہے اگر تو خداوند تعالیٰ پر جھوٹ بولتا ہے تو مناسب نہیں کہ ایسے شخص سے کلام کیا جائے جب آپ کو عبد یالیل اور اس کے دونوں بھائیوں کی طرف سے اس قسم کے مایوسانہ جواب ملے تو آپ طائف کے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف ہوتے لیکن عبد یالیل اور اس کے دونوں بھائیوں نے اپنے غلاموں اور شہر کے لڑکوں اور اوباشوں کا ایک انبوہ آپؐ کے پیچھے لگا دیا جو گالیاں دیتا اور ڈھیلے مارتا۔ آپؐ کے وفادار خادم حضرت زیدؓ بن حارثؓ آپؐ کے ہمراہ تھے۔ وہ ایمان پر کھیل کر آپؐ کو بچاتے اور آپؐ کی حفاظت کرنے میں مصروف تھے پتھروں ڈھیلوں کی بارش میں معصوموں کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت زیدؓ بن حارثؓ دونوں زخمی ہو گئے۔ آپؐ کو طائف میں ٹھہرنا دوبھر ہو گیا۔ بازار میں بھی اوباشانِ طائف کا ہجوم گالیاں بکتا اور پتھروں کی بارش کرتا ہوا آپ کا پیچھا کرتا رہا۔ ان بدکرداروں کے ہجوم نے تین میل تک شہر سے باہر بھی آپ کا تعاقب کیا۔ آپؐ کی پنڈلیاں پتھروں سے لہولہان ہو گئیں اور اس قدر خون بہا کہ آپ کی جوتیوں میں خون بھر گیا اسی طرح آپؐ کا تمام جسم مبارک زخموں سے لہولہان تھا آپؐ کا قول ہے کہ میں طائف سے تین میل تک بھاگا۔ اور مجھے کچھ ہوش نہ تھا کہ کہاں سے آ رہا ہوں اور کدھر جا رہا ہوں۔ طائف سے تین میل کے فاصلہ پر مکہ مکرمہ کے ایک رئیس عتبہ بن ربیعہ کا باغ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس باغ میں پناہ لی اور طائف کے اوباشوں کا ہجوم طائف کی طرف لوٹ گیا۔ آپؐ اس باغ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ اور اپنی بے کسی و بے چارگی دیکھکر جناب بارگاہِ رب العزت میں دعا فرمائی کہ اے قادرِ مطلق بیکسوں اور ضعیفوں کا تو ہی اور صرف تو ہی محافظ و نگہبان ہے اور میں تجھی سے مدد کا طالب ہوں۔ عتبہ بن ربیعہ اس وقت اپنے باغ میں موجود تھا۔ اُس نے آپؐ کو دُور سے اس حالت میں دیکھا اس نے اپنے غلام عداس کے ہاتھ ایک رکابی میں انگور کے خوشے رکھکر آپؐ کے پاس بھجوائے۔ یہ غلام نینوا کا باشندہ عیسائی تھا۔ آپ نے وہ انگور کھائے اور عداس کو تبلیغ اسلام فرمائی۔ عداس پر آپ کی باتوں کا اثر ہوا اور اُس نے آپؐ کے دستِ مبارک کو جھک کر چوما۔ عتبہ نے دور سے غلام کی اس حرکت کو دیکھا جب عداس واپس گیا تو عتبہ نے اس سے کہا کہ اس شخص کی باتوں میں نہ آ جانا اس کے دین سے تو تیرا ہی دین بہتر ہے۔ تھوڑی دیر آپ نے عتبہ کے باغ میں آرام فرمایا۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر آپؐ مقام نخلہ میں پہنچے۔ اور رات کو ایک کھجوروں کے باغ میں آرام فرمایا۔ نخلہ سے روانہ ہو کر آپؐ کوہ حرا پر تشریف فرما ہوئے اور یہاں مقیم ہو کر آپؐ نے بعض قریش سرداروں کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھے پناہ دو۔ کیونکہ مکہ مکرمہ کے قریش سرداروں کا یہ اصول تھا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے نکل جائے۔ تو وہ بغیر کسی قریش سردار کی پناہ لئے دوبارہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر کوئی قریش سردار آپؐ کو ضمانت اور پناہ میں لینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ اس کے بعد آپؐ نے مطعم بن عدی کے پاس اپنا پیغام بھیجا۔ وہ اگرچہ مشرک اور کافر تھا۔ مگر اپنی تعریف کے ماتحت وہ شرافت اور قومی حمیت کے جذبہ سے متاثر ہو کر فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور دوڑا دوڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اپنے ہمراہ لے کر مکہ مکرمہ میں آیا مطعم کے بیٹے ننگی تلواریں لے کر خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد مطعم اور اس کے بیٹوں نے ننگی تلواروں کے سایہ میں آپؐ کو گھر تک پہنچایا۔ سردارانِ قریش نے مطعم سے پوچھا کہ تم کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا واسطہ ہے۔ مطعم نے جواب دیا کہ مجھ کو واسطہ تو کچھ نہیں لیکن میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حامی ہوں کوئی نظرِ بد سے ان کی طرف نہیں دیکھ سکتا سردارانِ قریش مطعم کی یہ ہمت اور جرأت اور حمایت دیکھ کر کچھ خاموش سے ہو کر رہ گئے۔ (ایک روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طائف میں مذکورہ بالا حالات میں تھے تو ایک فرشتہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ اگر آپؐ حکم دیں تو پہاڑ اٹھا کر اہل طائف پر ڈال دوں اور یہ سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔ آپ نے جواباً فرمایا نہیں ہرگز نہیں مجھے امید ہے کہ اگر یہ لوگ اسلام کو قبول نہ کریں۔ تو ان کی اولاد ضرور خادمِ اسلام بنے گی اور ان کی آئندہ نسلیں سب کی سب مسلمان ہوں گی میں ان کی ہلاکت کو پسند نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ خالق دو جہاں اپنے محبوبؐ کے متعلق فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ -

(فتح محمد شرما از کراچی)

تعمیر مسجد نصرت دار الرحمت وسطی ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کی مسجد جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مسجد نصرت" رکھا ہے تعمیر ہو چکی ہے مگر ابھی اس کی تکمیل کے سلسلے میں چند ایک ضروری کام باقی ہیں۔ مسجد کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق اس محلہ کے ایک کنال کے پلاٹ والے مالک مکان سے یکصد روپے اور دس مرلہ والے سے پچاس روپے عطیہ وصول کیا جاتا ہے جن احباب یا خواتین نے خدا تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر میں ابھی تک حصہ نہیں لیا ان سے درخواست ہے کہ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق عطیہ جات عطا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدر دار الرحمت وسطی ربوہ

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضؓ

کے متعلق ایک نوٹ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ نوٹ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تحریر فرمودہ ہے جو ایک غیر از جماعت دوست قریشی اکبر حسین صاحب لاہور کی درخواست پر آپ نے تحریر فرمایا اور جس کی نقل ۲۸ اپریل ۱۹۵۵ء کو بذریعہ رجسٹری انہیں بھجوائی گئی تھی۔

حضرت میاں صاحب رضؓ کے اس نوٹ کی نقل مجھے اپنے والد محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم و مغفور (انچارج صیغہ زود نویسی) کے ذاتی کاغذات سے انہی کے قلم سے لکھی ہوئی ملی ہے۔ (داؤد طاہر بی۔ اے ربوہ)

خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب آف قادیان

خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب جو قادیان کے مشہور مغل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ جماعت احمدیہ کے (زوجہ اول سے) فرزندِ اکبر تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب غالباً ۱۸۵۳ء میں یا اس کے قریب پیدا ہوئے تھے اور قریباً اسّی سال کی عمر پاکر ۱۹۳۱ء میں فوت ہوئے۔

ابتدا میں انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی بیعت نہیں کی اور یہ کہہ کر الگ رہے کہ میں اتنی پابندیاں نہیں اٹھا سکتا۔ مگر پنشن پر ریٹائر ہونے کے بعد وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے برادر خورد جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی۔

مرزا سلطان احمد صاحب نائب تحصیلدار کے عہدہ سے اپنی ملازمت کا آغاز کرکے افسر مال کے عہدہ تک پہنچے۔ اور چند دن تک گوجرانوالہ میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر بھی رہے تھے۔ پنشن کے بعد ریاست بہاولپور میں وزیر مال کے جلیل القدر عہدہ پر بھی کچھ عرصہ کام کیا۔ ملازمت کے دوران میں مرزا صاحب موصوف کا دامن ہر جہت سے بے داغ رہا۔ آپ کے دل میں مسلمانوں کی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی مگر دوسری قوموں کے ساتھ بھی ہمیشہ انصاف کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ تصنیف میں بھی مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کو خاص شغف تھا اور کبھی کبھی شعر کا شغل بھی کرلیتے تھے۔ ان کی تصنیفات میں ایک اعلیٰ ہستی۔ علوم القرآن۔ اساس القرآن فنون لطیفہ، ضرب الامثال۔ زمیندارہ بنک اور چند نثر نما نظمیں زیادہ معروف ہیں۔ پنجاب میں جو ایکٹ انتقال اراضی مسلمانوں کی جائدادوں کو ہندو ساہوکاروں سے محفوظ کرنے کے لئے اوائل بیسویں صدی میں بنا تھا اس میں مرزا صاحب موصوف کی تجاویز اور کوشش کا بھی بڑا دخل تھا۔

مرزا صاحب کے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع تھا اور اس میں ہر فرقہ اور ہر مشرب کے لوگ شامل تھے خان بہادر میاں جمال الدین صاحب رئیس باغبانپورہ خان بہادر میاں نصیر الدین رئیس لاہور فقیر الدین صاحب رئیس لاہور۔ مولوی محرم علی صاحب چشتی لاہور۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب لاہور۔ خان بہادر میاں امیر الدین صاحب اور لالہ ہریکشن لال صاحب کے ساتھ خاص تعلقات تھے۔ شگفتہ مزاجی اور دوست نوازی مرزا صاحب موصوف کا خاص وصف تھا۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

فہرست کتب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضؓ

۱۔ فرحت
۲۔ چند نثر نما نظمیں
۳۔ (مجموعہ) ایک اعلیٰ ہستی۔ جبر و قدر الوجد۔
۴۔ ایک اعلیٰ ہستی
۵۔ مرأۃ الخیال یعنی منثل فلسفہ
۶۔ فنون لطیفہ
۷۔ ضرب الامثال
۸۔ صدائے الم
۹۔ نظم خیال ۲۲
۱۰۔ زمیندارہ بنک ۲۴
۱۱۔ علوم القرآن
۱۲۔ اخلاق۔ مذہب۔ قانون
۱۳۔ اساس الاخلاق
۱۴۔ چودہ مختلف ناولوں کے مختلف مضامین
۱۵۔ مثنوی اسرار خودی پر ایک قلمی مضمون
۱۶۔ الوجد

کل تصانیف (چھوٹی بڑی) غالباً ستر کے قریب ہونگی۔

تاریخ وفات ۲ جولائی ۱۹۳۱ء

شربتِ وصل و بقا

اے امامِ کامگار۔ اے پیکرِ دینِ ہُدیٰ
اے فدائے دینِ احمدؐ۔ اے رضائے کبریا
واقفِ سرِّ حقیقت ۔ عاشقِ نُورِ ازل
کاشفِ رمزِ محبت ۔ مظہرِ شانِ خدا
اے کہ تُو اللہ کے فیضان کا زندہ ثبوت
تیرا دامن مسکنِ انوار و اثمارِ دعا
مشرق و مغرب کی جانب اٹھتی ہے جس دم نظر
یہ زمیں مجھ کو نظر آتی ہے دشتِ کربلا
تارِ سازِ ہر نفَس اک ماہیٔ بے آب ہے
ہر زباں پر شور ہے محمل ہے بے لیلیٰ مرا
بانٹ دنیا میں ہر اک جانب دوائے دردِ دل
تشنہ روحوں کو پلا دے شربتِ وصل و بقا

عبدالسلام اختر ایم۔اے

قطعہ

گزشتہ رات کتنی کیف زا تھی
سرورِ قرب سے رنگیں فضا تھی
خدا کے پیار سے مدہوش تھا دل
بقا تو کیا فنا بھی دلربا تھی

سعید احمد اعجاز

---۰۵۰۰---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں (۲۵) سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو دار الہجرت مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا

انتباہ

گذشتہ تجربے سے ثابت ہے کہ بعض خدام لاعلمی میں مندرجہ ذیل غلطیاں کرتے ہیں اس اجتماع پر ان کا اعادہ نہ ہو۔

۱- خدام داخلہ فارم اور ممبران شوریٰ قائد صاحب کا تعارفی خط ہمراہ نہیں لاتے۔

۲- اجتماع کے ایام میں سردی ہوتی ہے لیکن خدام بستر لانا بھول جاتے ہیں

۳- برتن نہ لانے کی وجہ سے کھانا کھانے میں دقت محسوس ہوتی ہے

۴- اپنا تعلیمی کارڈ بھول جاتے ہیں اور علمی مقابلہ جات میں حصہ نہیں لے سکتے

۵- سپنے اور گدّے نہ لانے کی وجہ سے ناشتہ کی دقت ہوتی ہے

چندہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع کی تیاری کافی عرصہ سے شروع ہو چکی ہے لیکن چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی تسلی بخش نہیں۔ تمام مجالس سے التماس ہے کہ وہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف فوری توجہ دیں اور اطفال اور خدام سے چندہ وصول کر کے جلد مرکز میں بھجوائیں

متفرق ہدایات شعبہ اعتماد

۱- اجتماع کھلے میدان میں ہوگا۔ جہاں خدام اپنی سہ روزہ رہائش کے لئے خود خیمے بنائیں گے۔

۲- قائدین اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے پہلے سے حزب بنالیں گے۔ ۳- ایک حزب میں زیادہ سے زیادہ دس خدام شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ہر حزب کا علیحدہ خیمہ ہوگا۔ ہر حزب کے اراکین اپنا خیمہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لائیں گے۔ رسّی ۴۰ فٹ۔ دو دو تہبند یا چار کھیس چار لاٹھیاں آٹھ کھونٹیاں

۴- مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ اس سے قبل ضروری ہے کہ ہر خادم داخلہ فارم پُر کرے۔ اس لئے ہر مجلس مرکز سے داخلہ فارم منگوائے۔ ہر خادم کے پاس تھیلہ۔ بھنے ہوئے چنے ایک سیر۔ گڑ۔ پلیٹ۔ گلاس۔ مگ۔ سوئی۔ دھاگہ۔ چاقو۔ پنسل۔ کاغذ۔ موٹی چھڑی۔ سائز تقریباً ساڑھے پانچ فٹ۔ سیٹم اینچ چوڑی اور دو گز لمبی۔ ٹارچ دیا سلائی (ہر حزب کے لئے ایک) شوریٰ سالانہ اجتماع پر امسال بھی خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ ہوگی جس کے لئے تجاویز ۵ ستمبر تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائیں گی۔ قائد مجلس خود نمائندہ ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہے۔

ورزشی مقابلے

اجتماعی۔ فٹ بال۔ کبڈی۔ والی بال۔ رسہ کشی۔

انفرادی۔ دوڑیں ۱۰۰ گز۔ لمبی دوڑ۔ ایک میل

تھالی پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ گولہ پھینکنا

لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ

کلائی پکڑنا۔ وزن اٹھانا

اونچی آواز

اجتماع کا مقصد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا ہے

"اس اجتماع کا مقصد خالی کھیل کود نہیں بلکہ اس کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کر سکیں"۔

(تقریر سالانہ اجتماع ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

علمی مقابلے

۱- تلاوت قرآن کریم (ہر سہ معیار)

۲- حفظ قرآن کریم "

۳- ترجمہ و تفسیر قرآن کریم "

۴- مطالعہ حدیث ۵- مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

۶- مضمون نویسی ۷- تقاریر ۸- دینی معلومات ۹- پیغام رسانی

۱۰- پرچہ عام دینی معلومات (تمام خدام کے لئے لازمی)

۱۱- " قرآن کریم

۱۲- پیغام رسانی (ٹیم دو افراد پر مشتمل ہوگی)

خصوصی ہدایات (ورزشی مقابلہ جات)

۱- کبڈی کے کھلاڑی نیکر یا جانگیہ ساتھ لیکر آئیں۔ لنگوٹہ پہننے کی اجازت نہیں دی جائے گی

۲- ٹیموں کی تشکیل اجتماع شروع ہونے سے پہلے بنا کر ان کی اطلاع منتظم صاحب ورزشی مقابلہ جات کو ضرور پہنچا دیں

۳- انفرادی کھیلوں والے ابھی سے مشق شروع کر دیں۔

۴- ایسے کھیل کے واقف جو کسی کھیل کے ریفری بننے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ مرکز کو مطلع فرمائیں۔

نہ شامل ہونیوالے حضرت المصلح الموعود کی نظر میں

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہوں اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وہ قت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا" (تقریر مورخہ ۴ فروری ۱۹۴۱ء)

خصوصی ہدایات (برائے علمی مقابلے)

۱- پہلے آٹھ مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کے پاس تعلیمی کارڈ کا ہونا لازمی ہے۔

۲- نظم کے مقابلے میں حضرت مسیح موعودؑ کی نظم "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" کے پہلے پانچ اشعار سنانے ہوں گے۔

۳- مضمون نویسی میں حصہ لینے والے خدام کاغذ اور قلم اپنے ہمراہ لائیں۔

یاد رکھیں

تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے قائدین اضلاع سے انکی مجالس کی حاضری کے متعلق سوال کیا جائیگا۔ قائدین اضلاع کو ان مجالس کی فہرست جو گذشتہ سال شامل نہیں ہوئی تھیں بھجوائی جا رہی ہے

اجتماع کے مقابلہ جات علاقہ وار ہوں گے

مقابلہ جات میں شمولیت کے لئے علاقوں کی تقسیم حسب ذیل ہے ان علاقوں کے جو خدام کسی اجتماعی مقابلہ میں شرکت کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے علاقہ کے سامنے دئے ہوئے قائدین کے نام ابھی سے اس خواہش کی اطلاع بھجوا دیں اور مرکز کو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔

علاقہ	نمائندہ
۱- علاقہ حیدر آباد۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ مشرقی پاکستان	ملک مبارک احمد صاحب ۸ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی نمبر ۲
۲- ضلع لائلپور۔ ضلع جھنگ۔ ضلع سرگودہا۔ ضلع میانوالی۔ اٹک	اعجاز احمد صاحب کوارٹر نمبر ۲/۱۵ ۸ الف جوہر آباد
۳- گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ لاہور	خواجہ حمید اسلم صاحب معرفت رائل سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور
۴- ربوہ۔ قادیان۔ مجالس بیرون پاکستان	مہتمم مقامی صاحب ربوہ
۵- راولپنڈی ڈویژن۔ پشاور ڈویژن۔ آزاد کشمیر	مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور
۶- ملتان ڈویژن۔ بہاولپور۔ خیرپور۔ ڈویژن	ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب نشتر ہسپتال ملتان

قائدین اضلاع چھوٹی مجالس کا خیال رکھیں

تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ چھوٹی دیہاتی مجالس سے آنے والے خدام چونکہ ایک ایک دو دو کی تعداد میں آتے ہیں۔ اس لئے خیمے کا سامان ساتھ نہیں لا سکتے اور اس توقع میں کہ شاید وہاں کہیں جگہ مل جائے خالی ہاتھ آ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کی تکلیف کے علاوہ منتظمین کو بھی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قائدین کو چاہیئے کہ ابھی سے جائزہ لے کر مختلف چھوٹی مجالس کے گروپ بنا کر ایک ایک خیمہ الاٹ کر دیں۔ اور مجالس کو حصہ دار سامان کی ذمہ داری عائد کر دیں۔

نئے مقابلے: ۱- علمی: نظم کا مقابلہ "حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ 'یا عین فیض اللہ والعرفان' کے زیادہ سے زیادہ اشعار صحیح تلفظ کے ساتھ زبانی سنانے کا مقابلہ ۳- اذان دینے کا مقابلہ

ورزشی۔ فٹ بال کبڈی قائدین اضلاع و علاقہ کا آپس میں بھی ایک نمائشی غلیل کا مقابلہ ہوگا۔ تیار ہو کر آئیں عمومی: بہترین اور صاف بلاک اور خیمہ کا جائزہ لیا جائیگا۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تاریخ احمدیت لاہور - تحریری اور تصویری زبان میں۔ صحابۂ لاہور کے ایمان افروز حالات اور لاہور میں احمدیت کی دلچسپ سرگزشت
مربی سلسلہ حضرت مولانا شیخ عبدالقادر سابق سوداگرمل مرحوم مغفور کے قلم سے۔ صفحات ۴۲۴ قیمت ۱۰/- روپے عمدہ کاغذ مضبوط جلد۔

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۲۲۸۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار علی صاحب دارالعدر شرقی ربوہ ۔ چوڑی طلائی ایک عدد
۲۲۹۔ محترمہ فتح بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی احمد خان صاحب نسیم دارالرحمت وسطی ربوہ ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۳۰۔ محترمہ نور جہان صاحبہ بیوہ مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان ۔ چوڑی طلائی ایک عدد
۲۳۱۔ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کیمل پور ۔ چوڑیاں طلائی چار عدد

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید اور سیکرٹریان تحریک جدید کا فرض

اگست ۶۷ء میں یکم اگست تا ۷ اگست مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اور ۸ اگست تا ۱۵ اگست لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ہفتہ تحریک جدید منایا گیا ہے۔ اب تمام سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ اس ہفتہ کی کارروائی کی رپورٹیں جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں تا مرکز کو جماعتوں کے وعدوں اور وصولی کی صحیح پوزیشن معلوم کرنے میں آسانی ہو۔ بعض جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں آ چکی ہیں بقیہ جماعتوں کے سیکرٹریان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے فرض کو ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور اپنی رپورٹیں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یاد رہے کہ اب صرف ۲½ مہینے کم سال کے اختتام میں باقی رہ گیا ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بچہ منیر احمد بوجہ ٹائیفائڈ علیل ہے (سعید احمد)

۲۔ میرے والد صاحب میاں عبدالرحیم صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ بورڈ نمبر (?) بعارضہ ذیابیطس و کاربنکل سخت بیمار ہیں (عبدالحلیم صراف جڑانوالہ)

۳۔ میرے بازو کی ہڈی سکوٹر سے گر کر ٹوٹ گئی ہے۔ (چوہدری عبدالوحید خان ماڈل ٹاؤن لاہور)

۴۔ عزیزم نصیر احمد کے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ لائلپور میں اپریشن کرنے پر ہڈی درست ہو گئی ہے۔ غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

بقا کی خواہش اور اس کی تکمیل کا ذریعہ

آئندہ آنے والی نسلوں میں اپنے نام کو اچھے رنگ میں قائم رکھنے کے لئے انسان مختلف طریقے اختیار کرتا ہے۔ مثلاً بعض کنوئیں کھدوا دیتے ہیں۔ بعض یتیم خانے وغیرہ بنوا دیتے ہیں لیکن ہمارے زمانہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ تحریک جدید کا جو نظام جاری کیا گیا ہے اس میں شمولیت سے بقا کی خواہش بہترین رنگ میں پوری ہو سکتی ہے جیسا کہ ایک موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"یاد رکھو خدمت دین کے مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"

اللہ تعالیٰ وعدہ کنندگان تحریک جدید کو ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے ایفاء عہد کی توفیق عطا فرمائے تا وہ حضور رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا خوشخبری کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ماہوار رپورٹ کی اہمیت

جہاں تک مرکزی ہدایات کی روشنی میں کام کرنے کا سوال ہے۔ مقدور بھر کوشش قریباً اکثر کی طرف سے ہوتی ہے۔ مگر اس سلسلہ میں رپورٹ کو ماسب کی طرف سے ضروری نہیں سمجھا جاتا حالانکہ میرے نزدیک کام کرنا اور پھر اس کی مرکز میں رپورٹ کرنا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہی کماحقہ نگرانی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ترقی رفتار کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اخبار ڈاکٹر۔ زرد سارہ۔ امراء و اہل بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اعتبار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ دو روپے

طاقت کی دوائی
کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال ازحد مفید ہے
مکمل کورس ۱۸/- روپے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودھا برائے لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	دوپہر ۱۲-۱۵	۱۳-۰۰	۱۴-۳۰	۱۵-۱۵	۱۶-۴۵
روانگی از لاہور برائے سرگودھا	۳-۳۰	۴-۰۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۴۵	۹-۰۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱۳-۱۵	۱۴-۱۵	۱۴-۱۵	۱۶-۱۵	۱۸-۰۰
روانگی از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵-۴۵ صبح	۹-۴۵	روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا						صبح ۶-۳۰	۲-۳۰	(مینیجر یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا)				

مجرب مفید مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۴۲

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵/ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

حمائل انگلش
یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
شائع ہو چکا ہے ۔ ملنے کا پتہ :۔
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر
روزنامہ
الفضل
ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار ۔ کیل ۔ پڑتل ۔ چیل ۔ کافی تعداد میں موجود
ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ ۔ لاہور

احباب جماعت احمدیہ اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کی ابتدا ہو گئی جاری ہے ۔ ہماری طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہتر سے بہتر ہوں لیکن پھر بھی بعض اوقات بعض چیزیں ہمارے سامنے نہیں آتیں ۔ جس کی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی ۔ لہذا احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے کوئی نقص مشاہدہ کیا ہو تو براہ مہربانی اس کے بارہ میں معین طور پر مجھے مطلع فرمائیں یا اگر ان کے ذہن میں عمومی طور پر کوئی مفید تجویز ہو تو مجھے بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں تا آئندہ کے لئے ایسے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے ۔ اور مفید اور قابل عمل تجاویز پر حتی المقدور عمل کیا جائے ۔

اس سلسلہ میں بیرونی اور مقامی دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل کر مشورہ دیں اور کسی بھی نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تامل نہ کریں ۔ آپ کا تعاون ہمارے انتظامات کو بہتر بنانے میں ممد ہوگی ۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا خریدنے کیلئے
احمد کلاتھ سٹورز
گول بازار ۔ ربوہ کو یاد رکھیں!

ہیلنگ پلز
معدہ ۔ انتڑیوں کی تمام پرانی و نئی امراض کا مکمل علاج ہے ۔ قیمت ۲/۵۰ روپے
دواخانہ رحمت ۔ ربوہ

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اور بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

مقالہ نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال مقالہ نویسی کا ایک انعامی مقابلہ ہوتا ہے ۔ اس سال مقالہ کے لئے یہ عنوان مقرر کیا گیا ہے :

" مصر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں از روئے قرآن کریم "

مقابلہ میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام کو علی الترتیب ۲۵/- ، ۲۰/- اور ۱۵/- روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے ۔ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے ۔ مقالہ کے لئے آخری تاریخ ۱۵ ستمبر مقرر کی تھی ۔ لیکن مجالس کی سہولت کے پیش نظر اب اس میں توسیع کر کے ۱۰ اکتوبر مقرر کی گئی ہے ۔ اس کے بعد کوئی مقالہ وصول نہیں کیا جائے گا ۔

خدام کو اس مقالہ میں شرکت کرنی چاہیئے ۔ قائدین کرام کوشش فرمائیں کہ ان کی مجلس سے کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور اس مقابلہ میں شامل ہو ۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ ۔ مرکزیہ)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں ۔ (مینیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں ۔
(مینیجر)

درخواست دعا

۱- میری اہلیہ گردوں کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہے اور امریکن ہسپتال میں زیر علاج ہے ۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین (ناصر ملک ابن ڈاکٹر عبید اللہ خان صاحب ۔ لاہور)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا ۔ فی تولہ ۲/- مکمل کورس گیارہ تولہ بیس ۲۰ روپے ، حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۳ ستمبر تا ۲۰ ستمبر ۶۷ء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک ہفتہ راولپنڈی میں قیام فرمانے کے بعد ۱۸ ستمبر کو مری پہنچ چکے ہیں اور اب وہیں قیام فرما ہیں گزشتہ ہفتہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ حضور ایدہ اللہ مورخہ ۱۱ ستمبر کی شام کو ربوہ سے بذریعہ موٹر کار راولپنڈی پہنچے تھے۔ اس سفر میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بھی حضور کے ہمراہ ہیں حضور کا راولپنڈی میں قیام کا عرصہ انتہائی مصروفیت میں گذرا۔ حضور نے احباب کو متعدد مواقع پر روح پرور ارشادات اور فیوض و برکات سے نوازا۔ احباب کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف عطا کرنے کے علاوہ حضور نے متعدد وکلاء، معززین شہر اور اعلیٰ شخصیتوں کو بھی ملاقات کا شرف بخشا۔

۱۴ ستمبر کو مسجد نور میں لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا جلسہ منعقد ہوا جس میں حضور نے بھی تقریر فرمائی۔ اسی روز حضور نے اسلام آباد تشریف لے جا کر وہاں صدر انجمن احمدیہ کی کوٹھی کا سنگ بنیاد رکھا۔

۱۵ ستمبر کو حضور نے مسجد نور میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے سفر یورپ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی احسانات کا تذکرہ فرماتے ہوئے احباب کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور احسانوں کے نتیجہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں ——— ۱۶ ستمبر کی شام کو حضور نے فلیشمین ہوٹل میں تشریف لے جا کر حضور کے اعزاز میں دی گئی استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی اس تقریب میں قریباً دو سو احباب نے شرکت کی ان میں غیر ملکی سفراء، اعلیٰ سول و فوجی حکام اور معززین شہر بھی شامل تھے ——— ۱۷ ستمبر کو صبح حضور نے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں ایک وسیع پیمانہ پر منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ دوپہر کو حضور نے اس دعوت میں شرکت فرمائی۔ جس کا مقامی جماعت نے حضور کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا تھا۔ اس میں مقامی احباب کے علاوہ بیرونی مقامات سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب بھی شریک ہوئے۔ ——— ۱۸ ستمبر کو صبح دس بجے حضور بذریعہ موٹر کار راولپنڈی سے مری تشریف لے گئے۔ اور آج کل وہیں قیام فرما ہیں

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے موجودہ سفر سے واپسی تک کے عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی اور علی الترتیب محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

۳۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم چوہدری فضل احمد صاحب ناظر دیوان اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال مورخہ ۱۰ ستمبر کو ڈھاکہ تشریف لے گئے وہ آج کل مجالس انصار اللہ کے اجتماعات میں شرکت اور جماعتوں کے معائنہ کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان کا دورہ فرما رہے ہیں

۴۔ مورخہ ۱۵ ستمبر کو ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں نظام وصیت کی اہمیت واضح فرما کر ان احباب کو جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی وصیت کر کے اس نہایت بابرکت نظام کے ساتھ منسلک ہونے کی تحریک کی۔ آپ نے جملہ احباب جماعت کو رسالہ "الوصیت" بغور اور بار بار پڑھنے کی طرف بھی توجہ دلائی آپ نے فرمایا جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی ان کے واسطے اس کا مطالعہ اس لئے ضروری ہے تاکہ انہیں بھی اس نظام کی عظیم الشان برکات سے آگاہ ہونے کے بعد وصیت کرنے کی توفیق ملے اور جو احباب وصیت کر چکے ہیں ان کے واسطے اس رسالہ کا بار بار اور بغور مطالعہ اس لئے ضروری ہے تاکہ وہ وصیت کے اہم تقاضوں سے آگاہ ہو کر ان کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

۵۔ مکرم مولوی ثناء اللہ احمد صاحب مبشر مبلغ سیرالیون مع فیملی اور مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مبلغ نائیجیریا مورخہ ۱۵ و ۱۶ ستمبر بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لے آئے احباب ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائیوں کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز میں آنا مبارک کرے۔ آمین (وکالت تبشیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مردان میں لیگی کارکنوں سے صدر ایوب کا خطاب

مردان ۲۰ ستمبر۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان بھارت کے مخالفانہ رویہ کی وجہ سے اپنے دفاع کے معاملہ میں کبھی بھی ایک وقت غافل نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہر اس کوشش کو ناکام بنانے کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہے جس کا مقصد ہماری سلامتی اور بقا کو خطرہ میں ڈالنا ہو۔ صدر نے کہا پاکستان چھوٹا ملک ہے اس سے بھارت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ کہنا کہ پاکستان بھارت پر حملہ کر سکتا ہے ایک بے بنیاد بات ہے اور کوئی اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔ وہ کل مردان میں وزیر تجارت کرنل عبدالغفور کی قیام گاہ پر مسلم لیگیوں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نے کہا پاکستان بڑی طاقتوں سے گھرا ہوا ہے اس لئے وہ اپنے دفاع کے معاملہ میں کسی قسم کی غفلت نہیں برت سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم دفاعی انتظامات کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں انہوں نے کہا ہمیں اپنی مقدس سرزمین کی حفاظت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ اور دشمن کو یہ موقع نہیں دینا چاہیے کہ وہ ہماری سلامتی کے لئے خطرہ بنے۔ صدر نے ایک بار پھر قومی اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ ایسے اختلاف رائے کو برداشت نہیں کیا جا سکتا جس سے ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچتا ہو۔

اقوام متحدہ اور تنازعہ کشمیر کا تصفیہ

نیویارک ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے اعتراف کیا ہے کہ اعلان تاشقند سے تنازعہ کشمیر حل ہونے کی جو توقع پیدا ہوئی تھی اقوام متحدہ نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور اس مسئلہ کے حتمی تصفیہ کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔ انہوں نے یہ بات جنرل اسمبلی کے ۲۲ ویں اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہی۔

سیکرٹری جنرل اوتھان نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ۱۹۶۵ء کی الم ناک جنگ کے بعد کشمیر کی صورت حال کسی قدر پر امن رہی۔ جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری رہیں لیکن وہ سیاسی یا فوجی لحاظ سے سنگین نوعیت کی نہیں تھیں۔ چھوٹے چھوٹے تصادم فریقین کے تعاون اور اقوام متحدہ کے مبصروں کی کوششوں سے فوراً ہی ختم ہوتے رہے

جنرل اسمبلی کا بائیسواں سالانہ اجلاس کل یہاں شروع ہو گیا اس کے لئے بہت طویل ایجنڈا تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ۹۲ شقیں ہیں اجلاس میں تمام رکن ملکوں کے نمائندے شریک ہیں۔ رسمی کارروائی کے بعد جنرل اسمبلی میں سب سے پہلے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ کل رات جنرل اسمبلی کے ہنگامی اجلاس نے متفقہ طور پر یہ مسئلہ اسمبلی کے عام اجلاس کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ باخبر ذرائع کے مطابق پاکستان اسمبلی کے اجلاس میں پھر یہ سوال اٹھائے گا کہ اسرائیل نے بیت المقدس کو اپنے علاقہ میں ضم کرنے کی جو کارروائی کی ہے اسے کالعدم قرار دیا جائے۔ اور عربوں کے تمام علاقے اسرائیل سے خالی کرائے جائیں یاد رہے کہ جنرل اسمبلی کا جون میں جو ہنگامی اجلاس ہوا تھا اس میں بیت المقدس سے متعلق پاکستان کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی تھی۔

صدر ایوب کو صدر ناصر کا خاص پیغام پہنچا دیا گیا۔

راولپنڈی ۲۰ ستمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کے خاص مشیر ڈاکٹر محمود فوزی نے کل شام راولپنڈی میں صدر ایوب سے ملاقات کی اور انہیں صدر ناصر کا خاص پیغام دیا۔

ڈاکٹر فوزی صدر ناصر کا خاص پیغام لے کر پرسوں رات قاہرہ سے کراچی پہنچے تھے۔ جہاں وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے ان کا استقبال کیا۔ صدر سے بات چیت کے دوران بھی مسٹر پیرزادہ موجود تھے ڈاکٹر فوزی نے رات کا کھانا صدر کے ہمراہ کھایا اور صدر کو مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴